46857-کیا فقراء کی مدد کے لیے فیملی فنڈ کمیٹی کو زکاۃ دینی جائز ہے

سوال

میرے پاس پانچ ہزار جنی (مصری کرنسی) ہے، اوراس پر ڈیڑھ برس گزرچکا ہے، تواس مال میں کتنی زکاۃ واجب ہے ؟

اورجب مال میں سے پانچ ہزار باقی بچے اوراس پر سال گزرگیا ہو تواس میں کتنی زکاۃ واجب ہوگی ؟

ہمارے ہاں خاندان میں فیملی کمیٹی کے نام سے ایک تنظیم ہے، اورمیں فقراء خاندان کے لیے کمیٹی کوکچھ رقم اداکرتا ہوں، مجھ سے اس کی ادائیگی میں تاخیر ہوگئی ہے توکیا میں اس کی ادائیگی زکاۃ سے کرسکتا ہوں کیونکہ یہ صدقہ جاریہ میں شمار ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

سب تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں :

اول :

جس کے پاس اتنی رقم ہوجوزکاۃ کے
نصاب تک پہنچتی ہواوراس پر اسلامی سال بھی گزرجائے تواس میں زکاۃ واجب ہوجاتی
ہے.

اورکرنسی میں زکاۃ کا نصاب پچاسی
گرام سونے یا پھر (595) گرام چاندی کی قیمت میں سے جوقیمت بھی کم ہواتنی رقم
ہے.

دیکھیں : الشرح الممتع (103/6–
104) اور مجموع فتاوی ابن عثیمین (248/18).

اس بنا پر آپ کے پاس پانچ ہزار کی جو
رقم موجودہے وہ نصاب کو پہنچتی ہے اوراس میں زکاۃ واجب ہے.

دوم :

اور رہا اس میں واجب ہونے والی زکاۃ
کی مقدار کتنی ہے تو وہ دس کا چوتھا حصہ، یعنی اڑھائی فیصد (2.5%) اور پانچ ہزار
میں سے زکاۃ کی مقدار ایک سو پچیس بنتی ہے.

سوم :

جب نصاب کی ملکیت پر ایک اسلامی سال
(ہجری) گزر جائے تو فوری طور پر اس کی زکاۃ نکالنی واجب ہو جاتی ہے، اور اس میں
تاخیر کرنی جائز نہیں.

دیکھیں: الشرح الممتع (186/6).

تو اس بنا پر آپ کا زکاۃ کی ادائیگی
میں چھ ماہ کی تاخیر کرنا بہت بڑی کوتاہی ہے، اس سے توبہ کرنی واجب ہے، اور جتنی
جلدی ہو اس مال کی زکاۃ ضرور ادا کریں.

چہارم :

آپ کا یہ کہنا کہ: (اور کیا جب رقم
میں سے پانچ ہزار باقی بچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اس پر زکاۃ واجب ہوتی
ہے)

اس کا جواب یہ ہے کہ: جب بھی سال
گزرے اور آپ کے پاس نصاب کا مال موجود ہو اس میں زکاۃ واجب ہوگی، اور جب نصاب سے
مال کم ہو جائے تو اس میں زکاۃ واجب نہیں، اور اگر پھر دوبارہ نصاب پورا ہو جائے تو
اس میں پھر زکاۃ واجب ہو جائے گی، اور سال کا حساب اس وقت سے شروع ہوگا جب نصاب کو
پہنچے.

پنجم :

اور رہا مسئلہ فیملی کمیٹی کو زکاۃ
دینے کا اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ زکاۃ کے آٹھ مصارف ہیں جنہیں اللہ سبحانہ
وتعالی نے مندرجہ ذیل فرمان میں بیان کیا ہے:

.{إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ
وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي
الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً
مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ}.

.{زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس
پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے
لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض
کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے}.التوبۃ(60).

اور فقراء و مساکین رشتہ داروں کو
زکاۃ کی ادائیگی کرنا دوسروں کو زکاۃ دینے سے افضل اور بہتر ہے، کیونکہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہی
ہے، اور رشتہ دار پر دو ایک تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی"

سنن نسائی حدیث نمبر (2582) علامہ
البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لہذا فیملی کمیٹی میں زکاۃ رکھنے میں
کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کمیٹی کے خزانچی کو یہ بتا دیں کہ یہ زکاۃ کا
مال ہے، تاکہ وہ اسے زکاۃ کے شرعی مصارف میں خرچ کرے، جو مندرجہ بالا آیت میں بیان
ہوئے ہیں، تاکہ وہ فوری طور پر اسے ادا کرنے کی کوشش کرے.

واللہ اعلم.